

خدا کا ازالی منصوبہ

God's Eternal Plan

کیوں خدا نے ہمیں تخلیق کیا؟ کیا ابتداء سے اُس کے ذہن میں کچھ مقاصد تھے؟ کیا وہ جانتا تھا کہ ہر کوئی اُس کے خلاف بغاوت کریگا؟ کیا وہ ہماری بغاوت کے نتائج سے پہلے ہی باخبر تھا؟ یعنی تمام نبی نوع انسان تکلیفوں اور مصائب کا سامنا کرے گی؟ اگر وہ انسان کے بارے میں پہلے سے سب کچھ جانتا تھا، تو پھر کیوں اُس نے انسان کو وعدن میں پیدا کیا؟ باہم ہمیں ان سوالوں کا جواب دیتی ہے۔ یہ ہمیں بتاتی ہے کہ آدم اور حوا کو پیدا کرنے سے پہلے خدا جانتا تھا کہ وہ اور ہر کوئی اُن کے بعد گناہ کریگا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ وہ گناہ میں گری ہوئی انسانیت کو یوں مسح کے ذریعے بحال کرنے کا پہلے ہی منصوبہ بنایا تھا۔ پلوس رسول نے خدا کے اس منصوبہ کے بارے میں لکھا جو اس نے تخلیق سے پہلے بنایا تھا۔ ”پس ہمارے خداوند کی گواہی دینے سے اور مجھ سے جو اُس کا قیدی ہوں شرم نہ کر بلکہ خدا کی قدرت کے موافق خوشخبری کی خاطر میرے ساتھ دکھا۔ جس نے ہمیں نجات دی اور پاک بلاوئے سے بلا یا ہمارے کاموں کے موافق جو مسح یوں میں ہم پر ازل سے ہوا۔“ (تین تھیس ۱:۸-۹)

یوں مسح میں ہم پر خدا کا فضل ازل سے ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یوں مسح کی قربانی ایک ایسی چیز ہے جس کا منصوبہ خدا نے صدیوں پہلے بنایا۔ ایسا ہی پلوس نے افسیوں کے نام اپنے خط میں لکھا۔ ”اس ازلی ارادہ کے مطابق جو اُس نے ہمارے خداوند یوں مسح میں کیا تھا۔“ (افسیوں ۳:۱۱)

یوں مسح کی صلبی موت کوئی ایسا منصوبہ نہ تھا جسے خدا نے پہلے سے تیار نہیں کیا تھا ایسا کے ذہن میں ایک دم یہ خیال نہیں آیا تھا۔ اس نے نہ صرف ہم پر ازل سے فضل کرنے کے لیے ابتدی منصوبہ بنایا۔ بلکہ وہ ازل سے یہ بھی جانتا ہے کہ کون اس کے فضل کو حاصل کرنے کا اختیار کریگا، اور حتیٰ کہ اُس نے اُن کے نام بھی ایک کتاب میں لکھے ہیں۔ ”اور زمین کے وہ سب رہنے والے جن کے نام اُس بڑھ کی کتاب میں لکھے نہیں گئے جو بناہی عالم کے وقت سے ذبح ہوا ہے اُس حیوان کی پرستش کریں گے۔“ (مکافہ ۸:۱۳)

آدم کا گناہ کرنا خدا کے نزدیک کوئی حیران کن بات نہ تھی، اور نہ آپ کا اور میرا گناہ کرنا۔ خدا جانتا ہے کہ ہم گناہ کریں گے، اور وہ یہ بھی جانتا کہ کون تو بکریا اور خداوند یوں مسح پر ایمان لائے گا۔

اگلہ سوال

The Next Question

اگر خدا جانتا تھا کہ کچھ لوگ یوں پر ایمان لائیں گے اور دوسرا اُسے رد کریں گے، تب کیوں اُس نے اُن لوگوں کو پیدا کیا جو

اُسے رد کریں گے؟ اُس نے صرف اُن ہی لوگوں کو کیوں پیدا نہ کیا جو توہہ کریں گے اور یوں پر ایمان لائیں گے؟ اس سوال کا جواب تھوڑا سا مشکل ضرور ہے لیکن اس کو سمجھنا ناممکن نہیں۔ اوقل، ضروری ہے کہ ہم اس بات کو سمجھیں کہ خدا نے ہمیں آزاد مرضی سے پیدا کیا ہے۔ یعنی ہم میں سے ہر کوئی اس بات کا انتخاب کر سکتا ہے کہ آیا وہ خدا کی خدمت کر یا نہیں۔ ہمارا تابعداری کرنا یا نہ کرنا توہہ کرنا خدا کا پہلے سے تیار کردہ منصوبہ نہیں ہے۔ یہ ہمارا انتخاب ہے۔ ضرور ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کی آزمائش ہو۔ ظاہر ہے خدا جانتا ہے کہ ہم کیا کریں گے۔ لیکن بعض مقامات پر ہمیں کچھ ایسا کرنا ہے جسے وہ پہلے جانتا ہو۔ مثال کے طور پر وہ پہلے ہی جانتا ہے کہ فٹ بال کے ہر یونچ کیا نتیجہ نکلے گا۔ لیکن پھر بھی بتانے کا حاصل کرنے کے لیے فٹ بال یونچ کھیلے جائیں گے۔ اگرچہ خدا جانتا ہے کہ نتیجہ کیا نکلے گا۔ خدافٹ بال کے ان میچوں کے بتانے کو پہلے سے نہیں جانتا جو ابھی کھیلے جائیں گے کیونکہ جاننے کے لیے اس کا کوئی نتیجہ نہیں ہے۔

ای طرح سے خدا آزاد اخلاقی عامل کے فیصلوں سے واقف تھا کہ انہیں فیصلہ کرنے اور پورا کرنے کا موقع دیں گے۔ اُن کا آزمایا جانا ضروری ہے۔ اس لیے خدا نے اُن ہی لوگوں کو پیدا نہ کیا جن کے بارے میں وہ جانتا تھا کہ وہ توہہ کریں گے اور یوں پر ایمان لائیں گے۔

دوسرے سوال

An Other Question

یہ بھی پوچھا جاسکتا ہے ”اگر خدا ایسے لوگ چاہتا ہے جو اُس کی تابعداری کریں، تب کیوں اُس نے ہمیں آزاد مرضی کے ساتھ پیدا کیا؟ اس نے ایسے ربوؤں کو کیوں نہ بنایا جو ہمیشہ اس کی تابعداری کرتے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ کیونکہ خدا باب ہے۔ وہ ہم سے باپ اور بیٹے کا رشتہ رکھنا چاہتا ہے۔ لیکن ربوؤں کے ساتھ باپ اور بیٹے کا رشتہ قائم نہیں کیا جاسکتا۔ خدا اپنے فرزندوں کے ایسے ابدی خاندان کی خواہش کرتا ہے جنہوں نے اپنی آزاد مرضی سے اُس سے محبت کرنے کا انتخاب کیا ہو۔ کتاب مقدس کے مطابق یہ اُس کا پہلے سے تیار کردہ منصوبہ ہے۔ ”اوُس نے اپنی مرضی کے نیک ارادہ کے موافق ہمیں اپنے لیے پیشتر سے مقرر کیا کہ یوں یونچ کے وسیلے سے اُس کے لے پالک بیٹھے ہوں“۔ (افسیوں ۱:۵-۶)

اگر آپ اس بات کا اندازہ لگانا چاہتے ہیں کہ خدار ربوؤں سے کتنی خوشی حاصل کر سکتا ہے، تو اپنے ہاتھ میں ایک پتله لیں۔ کیا یہ پتله آپ کو بتاتا ہے کہ وہ آپ سے محبت کرتا ہے۔ عام طور پر آپ اپنے دلوں میں گرم جوشی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ پتله وہی کہہ گا جو آپ اسے بتائیں گے۔ حقیقاً وہ آپ سے محبت نہیں کرتا ہے۔ جو چیز محبت کو بہت خاص بناتی ہے وہ کسی کی آزاد مرضی کا انتخاب ہے۔ پتلے اور بوث محبت کے بارے میں کچھ نہیں جانتے وہ خود سے کسی چیز کے بارے میں فیصلہ نہیں کر سکتے ہیں۔ کیونکہ خدا ایسے فرزندوں کا خاندان چاہتا ہے جو اپنے دل و جان سے اُس کی خدمت کریں اور اُس سے محبت رکھنے کا انتخاب کریں۔ اُس نے آزاد اخلاقی عامل پیدا کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس فیصلے میں یہ خطرہ بھی شامل تھا کہ کچھ آزاد اخلاقی عامل اُس سے محبت رکھنے اور اُس کی خدمت کرنے کا انتخاب نہیں کریں گے لمبے عرصے تک اس خدا کی مخالفت کریں گے جس نے

خود کو ظاہر کیا اور اپنی مخلوق سے سب لوگوں کو بلایا۔
 جہنم میں کوئی شخص اس بات کا مستحق نہیں ہوگا کہ وہ خدا کو ملامت کر سکے کیونکہ خدا نے گناہ کی سزا سے بچنے کے لیے ایک راہ تیار کی ہے۔ خدا چاہتا ہے کہ ہر کوئی شخص نجات پائے (۱۔ تیمھیس ۳:۲ اور ۲۔ پطرس ۳:۹)۔ لیکن ہر شخص کو اس کا انتخاب خود کرنا ہوگا۔

بائبل کے مطابق متعین منزل

Biblical Predestination

لیکن عہد جدید کی اُن آیات کے بارے میں کیا کہا جائے جو خدا کی ہمارے لیے پہلے سے تیار کردہ منزل کے بارے میں بتاتی ہیں، جس کا انتخاب اُس نے دنیا کی بنیاد سے پہلے ہمارے لیے کیا۔ بدقسمی سے کچھ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ خدا نے کچھ خاص لوگوں کو چنان ہے کہ وہ نجات پائیں اور باقیوں پر عذاب نازل ہوگا۔ یعنی خدا قیاساً اس بات کا انتخاب کرے گا کہ کون نجات پائے گا اور کس پر عذاب نازل ہوگا، یہ خیال آزاد مرضی کے تصور کی فنی کرتا ہے اور کتاب مقدس میں ہمیں اس بات کی تعلیم نہیں ملتی ہے۔ آئیں اس بات پر غور کریں کہ بائبل پہلے سے تیار شدہ منزل کے بارے میں کیا کہتی ہے۔

فی الحقيقة بائبل اس بات کی تعلیم دیتی ہے کہ خدا نے چنان ہے لیکن اس امر کے ساتھ شرط بھی ہے۔ خدا نے ازل سے ان لوگوں کو چھڑانے کے لیے چن لیا ہے جن کے بارے میں وہ پہلے سے ہی جانتا تھا کہ وہ توہہ کر کے انہیں پر ایمان لا لیں گے اور وہ یہ کام اپنی مرضی سے کریں گے۔ پلوس نے خدا کے پنے ہوئے لوگوں کے بارے میں کہا:

”خدا نے اپنی اُس امت کو روئیں کیا جسے اُس نے پہلے سے جانا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ کتاب مقدس ایلیاہ کے ذکر میں کیا کہتی ہے؟ کہ وہ خدا سے اسرائیل کی یوں فریاد کرتا ہے کہ۔ اے خداوندان ہیوں نے تیرے نبیوں کو قتل کیا اور تیری قربان گا ہوں کوڑھا دیا۔ اب میں اکیلا باقی ہوں اور وہ میری جان کے بھی خواہاں ہیں۔ مگر جواب اللہ اُس کو کیا ملا؟ یہ میں نے اپنے لیے سات ہزار آدمی بچار کھے ہیں جنہوں نے لعل کے آگے گھٹنہیں لیکے۔ پس اسی طرح اس وقت بھی فضل سے برگزیدہ ہونے کے باعث کچھ باقی ہیں۔“ (رومیوں ۱:۵-۲:۵)

غور کریں کہ خدا نے ایلیاہ سے کہا کہ اُن سات ہزار آدمیوں نے پہلے عمل کے آگے گھٹنے نہ لیکنے کا انتخاب کیا۔ پلوس نے کہا وہاں خدا کے انتخاب کے مطابق یہودی ایماندار بھی باقی تھے۔ پس ہم کہہ سکتے ہیں کہ خدا نے ہمیں چن لیا ہے۔ تاہم خدا نے اُن کو چنان ہے جنہوں نے پہلے خود سے صحیح انتخاب کیا۔ خدا نے اُن سب کو نجات دینے کے لیے چن لیا ہے جو یوں پر ایمان لاتے ہیں، اور یہ اُس کا وہ منسوبہ ہے جو اُس نے تخلیق سے پہلے بنایا تھا۔

خدا کا آنے والے وقت کے بارے جانا

God's Foreknowledge

کتاب مقدس اس بات کی تعلیم دیتی ہے کہ خدا اُن لوگوں کے بارے میں پہلے سے جانتا ہے جو صحیح انتخاب کریں گے۔ مثال کے طور پر پطرس نے لکھا: ”اور خدا باباپ کے علم سابق کے موافق روح کے پاک کرنے سے فرماتے وار ہونے اور یہ یوں مجھ کا خون چھڑ کے جانے کے لیے برگزیدہ ہوئے ہیں۔ فضل اور اطمینان تمہیں زیادہ حاصل ہوتا رہے۔“ (۱۔ پطرس ۱:۲)

ہم خدا کے پہلے سے جانتے والے علم کے مطابق چنے ہوئے ہیں۔ پلوس نے پہلے سے معلوم ایمانداروں کے بارے میں لکھا: ”کیونکہ جن کو اُس نے پہلے سے جانا کراؤ کو پہلے سے مقرر بھی کیا کہ اُس کے بیٹے کے بھشکل ہوں تاکہ وہ بہت سے بھائیوں میں پہلوٹھاٹھبرے۔ اور جن کو اُس نے پہلے سے مقرر کیا اُن کو بلا یا بھی اور جن کو بلا یا ان کو راستبازٹھبیرایا اور جن کو راستبازٹھبیرایا اُن کو جلال بھی بخشنا۔“ (رومیوں ۸:۲۹)

خدا پہلے سے جانتا ہے کہ ہم میں سے کون یہ یوں پر ایمان لانے کا انتخاب کریگا۔ اور وہ پہلے سے اس بات کا تعین کر چکا ہے کہ ہم اُس کے بیٹے کے بھشکل بنیں گے۔ یعنی خدا کے خاندان میں نئے سرے سے پیدا ہونے والے فرزند بننا۔ اپنے ابدی منصوبے پر قائم رہتے ہوئے اس نے انجیل کے ذریعے ہمیں بلا یا ہمیں راستبازٹھبیرایا اور وہ اپنی بادشاہی میں ہمیں جلال بھی بخشے گا۔

پلوس نے ایک دوسرے خط میں لکھا:

”ہمارے خداوند یہ یوں مجھ کے خدا اور باب کی حمد ہو جس نے ہم کو مجھ میں آسمانی مقاموں پر ہر طرح کی روحانی برکت بخشی۔ چنانچہ اُس نے ہم کو بنای عالم سے پیشتر اُس میں چن لیا تاکہ ہم اُس کے نزدیک محبت میں پاک اور بے عیب ہوں۔ اور اُس نے اپنی مرمنی کے نیک ارادہ کے موافق ہمیں اپنے لیے پیشتر سے مقرر کیا کہ یہ یوں مجھ کے وسیلے سے اُس کے لے پا لک بیٹے ہوں۔ تاکہ اُس کے فضل کے جلال کی ستائش ہو جو ہمیں اُس عزیزی میں مفت بخشنا۔“ (افسیوں ۳:۶-۷)

وہ سچائی بھاہی بیان کی گئی ہے۔ خدا نے ازل سے ہمیں چنان کہ یہ یوں مجھ کے وسیلے سے اُس کے مقدس فرزند بنیں۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ کچھ لوگ باخیل کی باقی تعلیم کو فراموش کرتے ہوئے ان آیات کے مطلب کو گھما پھیرا دیتے ہیں۔ اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ نجات حاصل کرنا حقیقتاً ہمارا انتخاب نہیں بلکہ یہ خدا کا قیاس انتخاب ہے۔ وہ اس کو ”غیر مشروطی انتخاب“ کا عقیدہ کہتے ہیں۔

لیکن وہ جس نے ”غیر مشروطی انتخاب“ جیسی کوئی چیز بھی سنی۔ یہ ایسا انتخاب ہے جس کی بنیاد شرائط پر ہوتی ہے آزاد ممالک میں، ہم سیاسی امیدواروں کا انتخاب اُن شرائط کی بنیاد پر کرتے ہیں جنہیں وہ پورا کرتے ہیں۔ ہم اُن شرائط کی بنیاد پر جیون ساتھی کا انتخاب کرتے ہیں جنہیں وہ پورا کرتے ہیں، یعنی وہ خصوصیات جو انہیں پسندیدہ بناتی ہیں۔ تاہم علم الہی کے کچھ ماہرین چاہتے ہیں کہ ہم اس بات پر ایمان لا سیں کہ خدا کا یہ قیاس انتخاب ہے کہ کون نجات پائے گا اور کون نجات نہیں پائے گا

یہ ”غیر مشروطی انتخاب“ ہے نہ کہ اس کی بنیاد ان شرائط پر ہے جنہیں لوگ پورا کرتے ہیں۔ پس کسی شخص کی نجات کا انحصار اس بات پر ہے کہ وہ ظلم، ناراستی، منافقت اور خدا کا بے فائدہ نام لینے سے پر ہیز کرنے اور یسوع مسیح کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کرئے۔ ”غیر مشروطی انتخاب“ کی اصلاح خود سے ہی تضاد رکھتی ہے جیسا کہ لفظ انتخاب شرط لا گو کرتا ہے۔ اگر یہ ”غیر مشروطی انتخاب“ ہے تو پھر یہ انتخاب نہیں ہے، یہ شخص اتفاق ہے۔

بڑی تصویر

The Big Picture

اب ہم بڑی تصویر دیکھتے ہیں۔ خدا جانتا ہے کہ ہم سب گناہ کریں گے لیکن اُس نے ہمارے پیدا ہونے سے پہلے ہی ہمیں بچانے کا منصوبہ بنایا۔ یہ منصوبہ اُس کی حیرت انگیز محبت اور انصاف کو ظاہر کرتا ہے۔ جیسا کہ اس نے یہ طلب کیا کہ اُس کا بیٹا ہمارے گناہوں کی خاطر بے گناہ ہر مرے۔

اور خدا نے نہ صرف ہم تو بکرنے والوں اور اس بات پر ایمان لانے والوں کے لیے کہ خدا ہمیں معاف کریا پہلے سے مقام تیار کیا بلکہ ہم جو اُس کے بیٹے یسوع کے ہم مشکل بنیں گے جیسا کہ پلوں نے کہا ”اب میں زندہ نہ رہا بلکہ مجھ میں زندہ ہے۔“ (گلگتیوں ۲۰:۲)

ہم جو خدا کے نئے سرے سے پیدا ہونے والے فرزند ہیں ایک دن غیر فانی بدن حاصل کریں گے، اور ہم ایک کامل معاشرے میں زندگی بر کریں گے اور اپنے آسمانی باپ سے رفاقت رکھیں گے، اور محبت بھرے انداز میں اُس کی خدمت کریں گے۔ ہم نئی زمین پر نئے یہ وہلیم میں زندگی بر کریں گے۔ اور یہ سب کچھ یسوع مسیح کی قربانی سے ممکن ہوا ہے۔ خدا کی تجدید ہو، جس نے پہلے سے یہ منصوبہ تیار کیا۔

موجودہ زندگی

This Present Life

جب ایک بار ہم خدا کے ازلی منصوبے کو سمجھ لیتے ہیں تو پھر ہم بہتر طور پر موجودہ زندگی کا دراک کر سکتے ہیں لیعنی سمجھ کتے ہیں۔ یہ زندگی ہر ایک شخص کی آزمائش ہے۔ ہر ایک شخص کا انتخاب اس بات کا تینیں کرتا ہے کہ وہ خدا کے فرزند ہونے کی برکات سے لطف اندوز ہو گا جو ہمیشہ اُس کے ساتھ رہیگی۔ وہ جو فوتی سے خود کو خدا کے تابع کرتے ہیں اور تو بہ کر کے ایمان لاتے ہیں انہیں بڑا خہبر ایا جائے گا۔ (لوقا ۱۸:۱۳)

یہ زندگی ہمیشہ کی زندگی پانے کے لیے ایک آزمائش ہے۔ آزمائش موجودہ زندگی کے اردو گرد پھیلائے ہوئے بھیدوں کو جانے میں بھی مدد کرتی ہے۔ مثال کے طور پر بہت سے اس بات پر حیران ہیں کہ ”کیوں البتیں اور اُس کی بدر و حلوں کو اس بات کی

اجازت دی گئی ہے کہ وہ لوگوں کی آزمائش کریں، یا جب ابلیس کو آسمان سے گرایا گیا، تو اسے زمین تک رسائی حاصل کرنے کی اجازت کیوں دی گئی؟

ہم دیکھتے ہیں کہ خدا نے ابلیس کو بھی اپنے منصوبے میں الہی مقاصد کے لیے استعمال کیا۔ بنیادی طور پر ابلیس انسانی انتخاب کے لیے مقابل کے طور پر خدمت کرتا ہے۔ اگر صرف یوں کی خدمت کرنا ہی انتخاب ہوتا تو پھر ہر شخص چاہتے ناچاہتے ہوئے اُس کی خدمت کرتا۔ یہ ایسا انتخاب ہوگا جس میں صرف ایک امیدوار ہوگا اور ہر ایک ووٹ ڈالنے کے لیے طلب کیا جائے گا۔ یہ امیدوار متفقہ رائے سے تو منتخب ہوگا۔ لیکن وہ پُر اعتماد نہیں ہوگا کہ ہر کوئی اُس سے محبت کرتا ہے۔ اُن کے پاس اُسے منتخب کرنے کے سوا کوئی اور چارہ نہ تھا۔ اگر خدا کا کوئی مدد مقابل نہ ہوتا تو پھر خدا بھی اس صورتحال کا شکار ہوتا۔

اس زاویہ سے اس پر غور کریں: اگر خدا آدم اور حوا کو ایسے عدن میں رکھتا جہاں اُن پر کوئی ممانعت نہ ہوتی تو کیا ہوتا؟ تب آدم اور حوا اپنے ماحول کے باعث ربوٹ ہوتے۔ وہ نہیں کہہ سکتے تھے ہم نے خدا کی تابعداری کرنے کا انتخاب کیا، کیونکہ اُن کے سامنے اُس کی تابعداری نہ کرنے کا انتخاب نہ تھا۔

اس سے بھی اہم بات، تو پھر خدا کو یہ کہنے کا اختیار نہ ہوتا کہ ”میں جانتا ہوں کہ آدم اور حوا مجھ سے محبت رکھتے ہیں“۔ کیونکہ آدم اور حوا کے پاس اُس کی تابعداری کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا اور یہ کہ وہ خدا کے لیے اپنی محبت کو ثابت کریں۔

خدا نے آزاد اخلاقی عامل کو تابعداری نہ کرنے کا موقع اس لیے دیا تاکہ وہ دیکھے کہ وہ اُس کی تابعداری کرنا چاہتے ہیں۔ خدا کسی کی طرفداری نہیں کرتا (یعقوب ۳:۱) بلکہ وہ ہر ایک کو پرکھتا ہے۔ (زبور ۱:۵، امثال ۱:۳)

اُس کے پرکھنے کے ایک طریقہ یہ ہے کہ وہ ابلیس کو اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ وہ اسے آزمائے۔ پس ابلیس اُس کے ازلی منصوبے میں خدائی مقاصد کے لیے خدمت کرتا ہے۔

ایک کامل مثال

A Perfect Example

استشنا ۱:۳ میں ہم پڑھتے ہیں، ”اگر تیرے در میان کوئی نبی یا خواب دیکھنے والا ظاہر ہو اور تھکو کسی نشان یا عجیب بات کی خبر دے۔ اور وہ نشان یا عجیب بات جس کی اُس نے تھکہ کو خبر دی وقوع میں آئے اور وہ تھکہ سے کہے کہ آہم اور معبدوں کی جن سے توافق نہیں پیر دی کر کے اُن کی پوچھا کریں۔ تو تھر گز اُس نبی یا خواب دیکھنے والے کی بات کو نہ سننا کیونکہ خداوند تمہارا خدام کو آزمائیگا تاکہ جان لے کر تم خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان سے محبت رکھتے ہو یا نہیں“۔

(استشنا ۱:۳)

یہ خیال کرنا بجا ہے کہ جھوٹے نبی کو نشان اور عجیب کام کرنے کی فوق الفطرت صلاحیت دینے والا خدا نہیں، بلکہ ابلیس ہے۔ تاہم خدا نے یہ جاننے کے لیے کہ اُس کے لوگوں کے دلوں میں کیا ہے ابلیس کو اجازت دی کہ وہ اُن کی آزمائش کرے۔ ایسا

خدانے اسرائیلی قوم کو پرکھنے کے لیے کہ وہ اس کی تابعداری کرنا چاہتی ہیں یا نہیں۔ انہیں اردوگرد کی قوموں کے ہاتھ سے آزمایا۔ یسوع مسیح بھی روح کی ہدایت سے بیباں میں ابلیس سے آزمائے جانے کے لیے گیا (متی ۴:۱)۔ اور خدا نے اسے پرکھا۔ اُسے خود کو بے گناہ ثابت کرنا تھا۔ اور اس کا صرف ایک ہی راستہ تھا کہ آزمائش کے ذریعے اُسے پرکھا جائے۔

تمام ترازام شیطان پر نہ دیں

Satan Does Not Deserve All the Blame

ابلیس پہلے ہی بہت سارے لوگوں کو انجیل کی سچائی کی طرف سے اندھا کر کے گمراہ کر چکا ہے۔ تاہم ہمارے لیے یہ جانا بہت ضروری ہے کہ ابلیس کسی کو اندھا نہیں کر سکتا ہے۔ وہ صرف ایسے لوگوں کو ہی دھوکہ دے سکتا ہے جو سچائی کو رد کے خود کو دھوکہ کھانے کے لیے اُس کے حوالے کر دیتے ہیں۔ پولوس نے کہا کہ بے ایمانوں کی "عقل تاریک ہو گی ہے"۔ (افسیوں ۱۸:۳)۔ تاہم اُس نے اُن کی لاپروائی اور عقل کے تاریک ہونے کی وجہ بھی بیان کی۔

"..... جس طرح غیر قومیں اپنے یہودہ خیالات کے موافق چلتی ہیں تم آئندہ کو اُس طرح نہ چلانا۔ کیونکہ اُن کی عقل تاریک ہو گئی ہے اور وہ اُس نادائی کے سبب سے جوان میں ہے اور اپنے دلوں کی شخصی کے باعث خدا کی زندگی سے خارج ہیں۔ انہوں نے سن ہو کر شہوت پرستی کو اختیار کیا تاکہ ہر طرح کے گندے کام حرص سے کریں"۔ (افسیوں ۱۷:۱۹)

غیرنجات یافتہ لوگ جنمیں ابلیس اپنے جاں میں پھنسا چکا ہے صرف بد قدمت لوگ ہی نہیں ہیں بلکہ وہ بغایت کرنے والے کہہ گا رہی ہیں۔ جنہوں نے اپنی سخت دلی کی وجہ سے دھوکہ کھایا اور اپنی مرثی سے خدا کی تابعداری کرنے سے لاپروائی کی۔ کوئی شخص دھوکہ میں نہیں رہ سکتا جیسا کہ آپ کی اپنی زندگی اس بات کو ثابت کرتی ہے۔ جب ایک بار آپ اپنے دل کو خدا کی طرف سے زم کرتے ہیں تو پھر ابلیس آپ کو دھوکہ نہیں دے سکتا ہے۔

آخر ابلیس یسوع کی ہزار سالہ بادشاہی میں قید ہو گا اور اس کا کسی پرکچھ اثر باقی نہ ہو گا۔ "اُس نے اُس اٹھدا ہائی پرانے سانپ کو جو ابلیس اور شیطان ہے پکڑ کر ہزار برس کے لیے باندھا۔ اور اُسے اتحاگڑھے میں ڈال کر بند کر دیا اور اُس پر مہر کر دی تاکہ وہ ہزار برس کے پورے ہونے تک قوموں کو پھر گمراہ نہ کرے۔ اس کے بعد ضروری ہے کہ تھوڑے عرصے کے لیے کھولا جائے"۔ (مکاشفہ ۲۰:۲۳)

غور کریں کہ ابلیس پکڑے جانے سے پہلے "قوموں کو گمراہ" کریگا لیکن جب اُسے باندھا جائے گا تو پھر وہ کسی کو گمراہ نہیں کر پائے گا۔ تاہم جب اُسے تھوڑے عرصے کے لیے رہا کیا جائے گا تو وہ پھر سے قوموں کو گمراہ کریگا۔" اور جب ہزار برس پورے ہو چکیں گے تو شیطان قید سے چھوڑ دیا جائے گا۔ اور اُن قوموں کو جوز میں کی چاروں طرف ہو گئی یعنی جوج و ماجوج کو گمراہ کر کے لڑائی کے لیے جمع کرنے کو نکالیں گے۔ ان کا شمار سمندر کی ریت کے برابر ہو گا۔ اور وہ تمام زمین پر پھیل جائیں گی اور

مقدسوں کی لشکرگاہ اور عزیز شہر کو چاروں طرف سے گھیر لیتی گی اور آسمان پر سے آگ نازل ہو کر انہیں کھا جائے گی۔

(مکافہ نہ: ۹:۲۰)

کیوں خدا ابلیس کو تھوڑے عرصے کے لیے چھوڑے گا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو یسوع کی حکومت کے عرصہ کے دوران بظاہر اُس کی حمایت کرتے لیکن دل سے وہ اُس سے نفرت کرتے ہیں وہ لوگ منظرے عام پر آئیں، تب حق کے ساتھ ان کا انصاف ہو گا۔ اور یہ آخری آزمائش ہو گی۔

اب زمین پر اسی مقصد کے لیے ابلیس کو اپنا کام کرنے کی اجازت دی گئی ہے، تاکہ وہ لوگ ظاہر ہوں جو دل سے یہ نوع مسح سے نفرت کرتے ہیں۔ جب خدا کو اپنے الٰہی مقاصد کو پورا کرنے کے لیے ابلیس کی ضرورت نہ ہو گی تو پھر خدا اس دھوکے باز کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے گندھک سے جانے آگ کی جھیل میں ڈالے گا۔ (مکافہ نہ: ۲۶:۱۰)

خدا کی بادشاہی کی تیاری

Preparing For the Future World

اگر آپ تو بے کر کے انجلی پر ایمان لا چکے ہیں تو پھر آپ اس زندگی کی ابتدائی مگر نہایت اہم آزمائش کو پاس کر چکے ہیں، تاہم یہ خیال مت کریں کہ اب خدا آپ کے مستقل ایمان اور وقifت کو جانے کے لیے آپ کو نہیں پر کھے گا۔ ”ایمان پر مستقل قائم ہو کر“، ہم ”مقدس بے عیب اور بے اژرام“ خدا کے سامنے حاضر ہو گئے۔ (لکھیوں ۲۲:۲۳)

کتاب مقدس میں صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ہم سب اس سے پہلے خدا کی عدالت کے تخت کے سامنے حاضر ہو گئے۔ اور اس وقت ہم سب انفرادی طور پر زمین پر اپنی تابعداری کے مطابق انعام پائیں گے۔ چنانچہ ضروری ہے کہ ہم خدا کی بادشاہی میں اپنا انعام پانے کے لیے آزمائے جائیں۔ پولوس نے کہا:

”مگر تو اپنے بھائی پر کس لیے الزام لگاتا ہے؟ یا تو بھی کس لیے اپنے بھائی کو تھیر جانتا ہے؟ ہم تو سب خدا کے تخت عدالت کے آگے کھڑے ہو گئے۔ چنانچہ یہ لکھا ہے کہ خداوند فرماتا ہے مجھے اپنی حیات کی قسم ہر ایک گھٹنائی میرے آگے جھکے گا اور ہر ایک زبان خدا کا اقرار کر گی۔ پس ہم میں سے ہر ایک خدا کو اپنا حساب دیگا۔“ (رومیوں ۱۲:۱۰)

”کیونکہ ضروری ہے کہ مجھ کے تخت عدالت کے سامنے جا کر ہم سب کا حال ظاہر کیا جائے تاکہ ہر شخص اپنے اُن کاموں کا بدلہ پائے جو اس نے بدن کے ویلے سے کئے ہیں۔ خواہ بھلے ہوں خواہ مُرے۔“ (۲۔ کرنتھیوں ۵:۱۰)

”پس جب تک خداوند نہ آئے وقت سے پہلے کسی بات کا فیصلہ نہ کرو۔ وہی تاریکی کی پوشیدہ بتیں روشن کر دے گا اور دلوں کے منصوبے ظاہر کر دے گا اور اُس وقت ہر ایک کی تعریف خدا کی طرف سے ہو گی۔“ (۱۔ کرنتھیوں ۵:۲)

انعام کیا ہوگا؟

What Will be the Reward?

وہ جو یوسع مسح کے لیے اپنی محبت اور وقیت کو ثابت کریں گے اُن کا انعام کیا ہوگا؟

بانسل مقدس کم از کم دو قسم کے انعام کے بارے میں بیان کرتی ہے، خدا کی تجید سے اور دوسرا اس کی خدمت کرنے کے موقعوں سے۔ یوسع کی امیر آدمی کی تمثیل میں یہ دونوں ظاہر ہوتے ہیں۔ ”پس اُس نے کہا کہ ایک امیر دور راز ملک کو چلاتا کہ بادشاہی حاصل کر کے پھر آئے۔ اُس نے اپنے نوکروں میں سے دس کو بلا کر انہیں دس اشرفیاں دیں اور ان سے کہا کہ میرے واپس آنے تک لیں دین کرنا۔ لیکن اُس کے شہر کے آدمی اس سے عداوت رکھتے تھے اور اُس کے پیچھے اپنچھوں کی زبانی کہلا بھیجا کہ ہم نہیں چاہتے کہ یہم پر بادشاہی کرے۔ جب وہ بادشاہی حاصل کر کے پھر آیا تو ایسا ہوا کہ اُن نوکروں کو بلا بھیجا جن کو روپیہ دیا تھا۔ تاکہ معلوم کر کے انہوں نے لین دین سے کیا کیا کمایا۔

پہلے نے خاطر ہو کر کہا اے خداوند تیری اشرفی سے دس اشرفیاں پیدا ہوئیں۔ اُس نے اُس سے کہا۔ اے اچھے نوکر شاباش! اس لیے کہ تو نہایت تھوڑے میں دیانتدار لکھا اب تو دشہروں پر اختیار رکھ۔ دوسرے نے آکر کہا اے خداوند تیری اشرفی سے پانچ اشرفیاں پیدا ہوئیں۔ اُس نے اُس سے بھی کہا کہ تو پانچ شہروں کا حاکم ہو۔ تیسرا نے آکر کہا اے خداوند کیھ تیری اشرفی یہے جس کو میں نے رومال میں باندھ رکھا۔ کیونکہ میں تجھ سے ڈرتا تھا۔ اس لیے کہ تو سخت آدمی ہے جو تو نے نہیں رکھا اُسے اٹھالیتا ہے اور جو میں نے نہیں بویا اُسے کاثتا ہے۔ اُس نے اُس سے کہا اے شریروں کی تھوڑی سے مذم شہر اتھا ہوں۔ تو مجھے جانتا تھا کہ سخت آدمی ہوں اور جو میں نے نہیں رکھا اُسے اٹھالیتا اور جو نہیں بویا اُسے کاثتا ہوں۔ پھر تو نے میرا روپیہ سا ہو کار کے ہاں کیوں نہ رکھ دیا کہ میں آکر اسے سود سمیت لے لیتا؟ اور اُس نے اُن سے کہا جو پاس کھڑے تھے کہ وہ اشرفی اُس سے لے لو اور دس اشرفی والے کو دے دو۔ (انہوں نے اُس سے کہا اے خداوند اُس کے پاس دس اشرفیاں تو ہیں) میں تم سے کہتا ہوں کہ جس کے پاس ہے اُس کو دیا جائے گا اور جس کے پاس نہیں اُس سے وہ بھی لے لیا جائے گا جو اُس کے پاس ہے۔ مگر میرے اُن دشمنوں کو جنہوں نے نہ چاہا تھا کہ میں اُن پر بادشاہی کروں یہاں لا کر میرے سامنے قتل کرو۔

(لوقا: ۱۲: ۷۶)

صاف ظاہر ہے کہ یہ امیر آدمی یوسع ہے جو چلا گیا لیکن اچانک واپس آیا۔ جب یوسع مسح آئے گا تو وہ ہمارے اعمال کے موافق ہمیں بدل دے گا۔ اگر ہم ایماندار ہوئے تو پھر وہ خوشی کے ساتھ ہمیں اختیار دے گا کہ اُس کے ساتھ حکومت کریں
تیکھیں ۲: ۱۲)۔

(مکاشفہ ۲۲: ۲۷۔ ۲۷: ۵، ۱۰، ۲۰، ۲۷: ۲) جیسا کہ تمثیل میں ہر وفادار نوکر کو شہروں پر اختیار دیا گیا۔

آخری عدالت کی کامل انصاف پسندی

The Fairness of Our Future Judgement

یسوع مسیح کی ایک اور تمثیل ہمارے مستقبل کی عدالت کی کامل انصاف پسندی کو بیان کرتی ہے۔ ”کیونکہ آسمان کی بادشاہی اُس گھر کے مالک کی مانند ہے جو سویرے نکلاتا کہ اپنے تاکستان میں مزدور لگائے۔ اور اس نے مزدوروں سے ایک دیناروز نکھڑا کر انہیں اپنے تاکستان میں بھیج دیا۔ پھر پھر دن چڑھے کے قریب لکل کر اس نے اوروں کو بازار میں بیکار کھڑے دیکھا۔ اور ان سے کہا تم بھی تاکستان میں چل جاؤ۔ جو واجب ہے تم کو دونگاپس وہ چلے گئے۔ پھر اس نے دو پھر اور تیسرے پھر لکل کرو بیساہی کیا۔ اور کوئی ایک گھنٹہ دن رہے پھر لکل کر اوروں کو کھڑا بیا اور ان سے کہا تم کیوں یہاں تمام دن بیکار کھڑے رہے؟ انہوں نے اس سے کہا تم اس لیے کہ کسی نے ہم کو مزدوری پر نہیں لگایا۔ اس نے ان سے کہا تم بھی تاکستان میں چلے جاؤ۔ جب شام ہوئی تو تاکستان کے مالک نے اپنے کارمندہ سے کہا کہ مزدوروں کو بلا اور پچھلوں سے لے کر پہلوں تک ان کی مزدوری دے دے۔ جب وہ آئے جو گھنٹہ پھر دن رہے لگائے گئے تھے تو ان کو ایک ایک دینار ملا۔ جب پہلے مزدور آئے تو انہوں نے یہ سمجھا کہ ہم کو زیادہ ملے گا اور ان کو بھی ایک ہی دینار ملا۔ جب ملا تو گھر کے مالک سے یہ کہہ کر شکایت کرنے لگے کہ ان پچھلوں نے ایک ہی گھنٹہ کام کیا ہے اور تو نے ان کو ہمارے برابر کر دیا جنہوں نے دن پھر کابو جھاٹھا یا اور سخت دھوپ سہی۔ اس نے جواب دے کر ان میں سے ایک سے کہا میاں میں تیرے ساتھ بے انسانی نہیں کرتا۔ کیا تیر ا مجھے سے ایک دینار نہیں نکھڑا تھا جو تیر اہلے اور چلا جا۔ میری مرضی ہے کہ جتنا تجھے دیتا ہوں اس پچھلے کو بھی اتنا ہی دوں۔ کیا مجھے روا نہیں کہ اپنے ماں سے جو چاہوں سو کروں؟ یا تو اس لیے کہ میں نیک ہوں بری نظر سے دیکھتا ہے؟ اسی طرح آخر اوقال ہو جائیں گے اور اول آخر۔“ (متی: ۲۰-۱۶)

اس تمثیل میں یسوع یہ تعلیم نہیں دے رہا تھا کہ خدا کے سب خادموں کو ایک ہی طرح کا انعام آخر میں دیا جائے گا۔ جو کہ نہ صرف بے انسانی ہو گی بلکہ یہ بہت سے دوسری آیات کے بر عکس بھی ہو گی۔

(مثال کے طور پر لوقا ۱۹:۱۶-۲۷ اور ا۔ کرتھیوں ۳:۸ کا مطالعہ کریں)

یسوع مسیح یہ تعلیم دے رہا تھا کہ انعام کی بنیاد نہ صرف اس بات پر ہو گی کہ اُس نے کیا کیا بلکہ اس بنیاد پر کہ اُس نے انہیں کتنے موقع دیے۔ یسوع مسیح کی تمثیل میں ایک گھنٹہ کام کرنے والے مزدور سارا دن کام کر سکتے تھے اگر زمین کا مالک انہیں موقع دیتا تو۔ تاہم اُس نے ایک گھنٹہ کام کرنے والوں کو سارا دن کام کرنے والوں کے برابر انعام دیا گیا۔ پس اسی طرح خدا اپنے ہر ایک خادم کو مختلف موقعے عطا کرتا ہے۔ بعض کو وہ خدمت کے بہت سارے موقعے عطا کرتا اور ہزاروں کو ان جیرت انگیز نعمتوں کے استعمال سے برکات عطا کرتا ہے جو اس نے انہیں دیں۔ دوسروں کو وہ کم موقعے اور نعمتوں دیتا ہے۔ لیکن وہ آخر میں برابر کا انعام پائیں گے۔ اگر وہ اُس میں وفادار رہتے ہیں جو خدا نے انہیں دیا۔

حاصل کلام

The Conclusion

ایک دن سب جان جائیں گے کہ خدا کی تابعداری کرنے سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے۔ دنالوگ اسے جاننے میں اور اُس کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ ”اب سب کچھ سنایا گیا۔ حاصل کلام یہ ہے۔ خدا سے ڈرو اور اُس کے حکاموں کو مان کر انسان کا فرض ہگی بھی ہے۔ کیونکہ خدا ہر ایک فعل کو ہر ایک پوشیدہ چیز کے ساتھ خواہ بھلی ہو خواہ بُری عدالت میں لائے گا۔“ (داعظ علم: ۱۳-۱۲)